فکس ڈیپازٹ میں رقم جمع کروا کر اضافہ لینے کا حکم

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ فکس ڈیپازٹ میں پیسہ رکھا جاتا ہے، پھر اس پر کچھ سالوں کے بعد اضافہ ملتا ہے وہ اضافہ ہمارے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسلمانوں کے بینک یا جس میں کسی مسلمان کا شیئر ہو، اس میں فکس ڈیپازٹ کے طور پر رقم رکھوانا، جائز نہیں ہے اور اس طور پر رقم رکھوانے کی صورت میں جو اضافہ ملتا ہے، وہ حقیقتاً سود ہے، کیوں کہ فکس ڈیپازٹ میں جمع کروائی گئی رقم کی حیثیت قرض کی ہوتی ہے کہ اصل مال محفوظ رہتا ہے اور اس پر مشروط فکس نفع ملتا ہے یعنی گویا بینک والے یہ معاہدہ کرتے ہیں کہ: "آپ ہمیں اتنے روپے بطورِ قرض دو، آپ کی اصل رقم محفوظ رہے گی، جو اتنی مدت بعد آپ کو مل جائے گی اور ہم اس پر اتنی مدت کے بعد آپ کو اتنا نفع دیں گے۔"

اور قرض پر حاصل ہونے والا مشروط نفع سود ہوتا ہے، جس کا لینا، دینا، ناجائز و گناہ ہوتا ہے۔

لہذا صورتِ مسئولہ میں اگر وہ بینک مسلمانوں کا ہے یا اس میں کسی مسلمان کو شیئر بھی ہے تو آپ کو جو اضافی رقم ملی ہے، وہ سود ہونے کی وجہ سے آپ کے لئے حلال نہیں اور ایسی جگہ فکس ڈیپازٹ کے طور پر رقم رکھنا بھی جائز نہیں۔

یہ بات یاد رہے کہ قرض ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ قرض کا لفظ ہی استعمال کیا جائے، بلکہ اگر قرض کا لفظ استعمال نہ کیا لیکن مقصود وہی ہے جو قرض سے ہوتا ہے تو وہ قرض ہی ہوگا، کیونکہ عقود میں اعتبار معانی کا ہوتا ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے "إذا لم یمکن تصحیحہا مضاربۃ تصح قرضا لأنہ أتی بمعنی القرض والعبرۃ فی العقود لمعانیہا" ترجمہ: جب اس کو مضاربت نہیں بنا سکتے ہیں تو وہ قرض ہو جائے گا کیونکہ یہ قرض کے معنی میں ہے اور عقود میں ان کے معانی کا اعتبار ہوتا ہے۔ (بدائع الصنائع، ج 6، ص 86، دار الکتب العلمیۃ)

اور قرض کی تعریف تنویر الابصار میں یوں بیان کی گئی ہے "هو عقد مخصوص یرد علی دفع مال مثلی لآخر لیرد مثله" ترجمہ: قرض وہ عقد مخصوص ہے جس میں مثلی مال دیا جاتا ہے اس لئے کہ اس کا مثل واپس کیا جائے۔ (درمختار مع رد المحتار، ج 7، ص 406-07، کوئٹہ)

حدیث پاک میں ہے "کل قرض جر منفعة فهو ربا" ترجمہ: رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ قرض جو نفع کھینچے تو وہ سود ہے۔ (مسند الحارث، ج 1، ص 500، مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ، المدینۃ المنورۃ)

ردالمحتار میں ہے "کل قرضٍ جرّ نفعا حرام ای اذا کان مشروطاً" ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع لائے وہ حرام ہے یعنی جب کہ وہ نفع مشروط ہو۔ (ردالمحتار، جلد 5، صفحہ 166، دارالفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4110

تاریخ اجراء: 13 صفر المظفر 1447ھ/08 اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net